بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۲۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ **الفضل** ربوہ

یوم سہ شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily **ALFAZL** RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۴/۱۹	۱۷ ظہور ۱۳۴۴ ہش ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۸۵ھ ۱۷ اگست ۱۹۶۵ء	نمبر ۱۸۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۱۶ اگست بوقت ۱/۲ ۷ بجے صبح

پرسوں اور اترسوں حضور کو نقاہت کی تکلیف رہی۔ کل نقاہت کی تکلیف زیادہ ہوگئی۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۱۶ اگست۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب دس بارہ روز ربوہ سے باہر قیام فرمانے کے بعد کل مورخہ ۱۵ اگست کو ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔ آپ کی صحت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

○ ربوہ ۱۶ اگست۔ محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ صدر نگران بورڈ پچھلے دنوں سرگودھا سے مری تشریف لے گئے ہیں۔ آپ اس ماہ کے آخر تک وہاں قیام فرمائیں گے۔

○ چندہ وقف جدید کی ترسیل میں بہت حد تک کمی آگئی ہے۔ امراء اور صدر صاحبان کی خدمت میں گزارش ہے کہ اپنی اپنی جماعتوں کے حسابات ملاحظہ فرما کر اطمینان کر لیں کہ وعدہ جات کے مطابق وصولی میں کوئی نقص تو نہیں ہے اور جلسہ سالانہ تک آپ کی جماعت بجٹ پورا کرلے گی۔ امید ہے کہ بقایا کی فوری وصولی کا آپ خاطر خواہ انتظام فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے اور مرکز کو اپنی کوششوں سے باخبر رکھیں گے جزاکم اللہ احسن الجزاء (ناظم مال وقف جدید)

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم شیخ عبدالمنان صاحب آف اینگلو لیبارٹریز کراچی کو مورخہ ۱۴ مئی ۱۹۶۵ء کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے بچے کا نام عرفان احمد رکھا گیا ہے۔ نومولود مکرم شیخ محمد عبداللہ صاحب کشمیری محلہ دارالبرکات کا پوتا اور جناب شیخ روشن دین صاحب تنویر ایڈیٹر الفضل کا نواسہ ہے۔ احباب کرام بچے کے لئے صحت، لمبی زندگی اور خدمت دین کی توفیق ملنے کی دعا فرمائیں۔

(ادارہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ضروری ہے کہ انسان حقیقی تقویٰ و طہارت کے حصول کے لئے جوانی میں کوشش کرے

جوانی میں اس کیلئے کوشش کرنا عقلمند کا کام ہے اور عقل اسی لئے اللہ تعالیٰ نے دی ہے

"ہر شخص بڈھے انسان کو دیکھتا ہے کہ وہ کیسا از خود رفتگی کا زمانہ ہے کوئی بات چشم دید کی طرح سمجھ میں نہیں آتی ہے۔ اس لئے ان لوگوں پر خدا تعالیٰ کا بڑا ہی فضل ہوتا ہے جو ابتدائی زمانہ میں اس زمانہ کے لئے سعی کرتے ہیں اور اس زمانہ میں ان کے لئے وہی تقوےٰ اور خدا تعالیٰ کی بندگی لکھی جاتی ہے۔ غرض آخر وہی ایک زمانہ جو جوانی کے جذبات اور نفس امارہ کی شوخیوں کا زمانہ ہے کچھ کام کرنے کا زمانہ رہ جاتا ہے۔ اس لئے اب سوچنا چاہیئے کہ وہ کیا طریق ہے جس کو اختیار کر کے انسان کچھ آخرت کے لئے کما سکے۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ زمانہ جو شباب اور جوانی کا زمانہ ہے ایک ایسا زمانہ ہے کہ نفس امارہ نے اس کو ردی کیا ہوا ہے۔ لیکن اگر کوئی کارآمد ایام ہیں تو یہی ہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی زبانی قرآن شریف میں درج ہے وَمَاۤ اُبَرِّیٔ نَفۡسِیۡ اِنَّ النَّفۡسَ لَاَمَّارَۃٌۢ بِالسُّوۡٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیۡ۔ یعنی میں اپنے نفس کو بری نہیں ٹھہرا سکتا کیونکہ نفس امارہ بدی کی طرف تحریک کرتا ہے اس کی اس قسم کی تحریکوں سے وہی پاک ہوسکتا ہے جس پر میرا رب رحم کرے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ کی بدیوں اور جذبات سے بچنے کے واسطے نری کوشش ہی شرط نہیں بلکہ دعاؤں کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ نرا زہد ظاہری ہی (جو انسان اپنی سعی اور کوشش سے کرتا ہے) کارآمد نہیں ہوتا جب تک خدا تعالیٰ کا فضل اور رحم ساتھ نہ ہو اور اصل تو یہ ہے کہ اصل زہد اور تقوےٰ تو ہے ہی وہی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ حقیقی پاکیزگی اور حقیقی تقوےٰ اسی طرح ملتا ہے ورنہ کیا یہ سچ نہیں کہ بہت سے جامے بالکل سفید ہوتے ہیں اور باوجود سفید ہونے کے بھی وہ پلید ہوسکتے ہیں تو اس ظاہری تقوےٰ و طہارت کی ایسی ہی مثال ہے۔ تاہم اس حقیقی پاکیزگی اور حقیقی تقوےٰ اور طہارت کے حصول کے لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ اسی زمانہ شباب و جوانی میں انسان کوشش کرے جبکہ قویٰ میں قوت اور طاقت اور دل میں ایک امنگ اور جوش ہوتا ہے۔ اس زمانہ میں کوشش کرنا عقلمند کا کام ہے اور عقل اسی لئے اللہ تعالیٰ نے دی ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۵۸، ۲۵۹)

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷ اگست ۱۹۶۵ء

غیر مبایعین دوستوں کو ہمارا پھر وہی مشورہ

الیشیا اسی کالم دید و شنید میں لکھتا ہے:۔
"قادیانی تو خیر بے حجاب مرزا صاحب کو نبی تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن احمدیہ جماعت بے چاری کے متعلق خواہ مخواہ غلط فہمیاں پھیل گئی ہیں۔ اس کی توضیح یں فرمایا گیا اب جملہ برکات وفیوض روحانیہ کا منبع آنجناب کی ہی ذات اقدس ہے گویا نہ کوئی نیا نبی آسکتا ہے نہ پرانا مگر۔۔۔

"مگر" ہی میں تو غضب کر دیا ہے کسی نے ہندو کے متعلق کہا ہے کہ وہ بہت خبیث ہے۔ دوسرے نے کہا جی نہیں ایسی سخت زبان استعمال نہیں کرنی چاہئے۔ آپ اسے بد باطن کہہ لیں۔

مگر خدا تعالےٰ سے ہمکلام ہونے والے اصحاب اب حضرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے تربیت وفیض یافتہ ہونگے۔ یعنی اگر آپ کو اصرار ہے کہ نبی کا لفظ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی کے لئے استعمال نہ کیا جائے تو چلئے ہم کہتے ہیں کہ آپ کے بعد نبی نہ ہوں گے لیکن خدا سے ہمکلامی اور بے تکلفی کا شرف ضرور رکھیں گے تعبیر کا فرق ہے ماں نہ کہا باپ کی جورو کہہ دیا۔" (الیشیا ۶ اگست ۱۹۶۵ء)

ہمیں امید ہے کہ ہمارے غیر مبایعین دوست اس سے عبرت حاصل کریں گے اور دیکھیں گے کہ "ہم نبی ہیں" کے معنے "ہم نبی نہیں ہیں" کرنے سے ان کو کوئی بھی فائدہ نہیں ہوا اور ان کو یقین آجائے گا کہ جو لوگ احمدیت کے مخالف ہیں۔ وہ صرف اس لئے نہیں ہیں کہ وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوئے نبوت کی حقیقت کو نہیں سمجھتے بلکہ جیسا کہ الیشیا نے کہا ہے ان کو اس بات کی چڑ ہے کہ آج جبکہ ان کے زعم میں نبوت کا دروازہ بالکل بند ہو چکا ہے۔ تو اس کے ساتھ ہی ہر قسم کے مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ کا بھی اختتام ہو گیا ہے۔ یعنی اللہ تعالےٰ سے ہمکلامی اب کسی صورت ہو ہی نہیں سکتی اور اللہ تعالےٰ قرآن کریم اتار کر اب قیامت تک کے لئے بالکل خاموش ہو گیا ہے۔

اب ہمارے غیر مبایعین دوست لاکھ شور مچائیں اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عبارتوں کو لاکھ توڑ مروڑ کر ثابت کریں۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حاشا وکلا کسی قسم کی نبوت کا دعوےٰ کیا ہی نہیں۔ اور نہ آپ کی وحی کو وحی نبوت کہا جا سکتا ہے۔ خواہ کچھ بھی تاویلیں کریں۔ "الیشیا" کی ذہنیت کے لوگ جو اللہ تعالےٰ سے ہمکلامی کے بالکل منکر ہو چکے ہیں۔ ان کی نظر میں وہ بھی وہی حیثیت رکھتے ہیں جو وہ لوگ رکھتے ہیں جو امتی نبوت کو نبوت ہی کی ایک قسم مانتے ہیں۔

ہمارے بھولے بھالے غیر مبایعین دوست اس مغالطہ میں پڑ گئے ہیں کہ یہ لوگ لفظ نبوت ہی سے چڑتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت اس سے مختلف ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ ہم قرآن کریم سے براہ راست غور و فکر سے اور اپنی عقلمندی سے ہدایت پا سکتے ہیں۔ اور یہ نہیں جانتے کہ در اصل یہی فتنہ ہے جو مسلمانوں میں فرقہ بندی کا انتشار پھیلانے کا باعث ہوا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ خلافت راشدہ کے بعد جب خلافت کا خطاب بادشاہوں نے غصب کر لیا تو اللہ تعالےٰ نے دین اسلام کی حفاظت کے لئے اپنے وعدہ کے مطابق مجددین کا سلسلہ جاری فرمایا۔ مگر سیاسی قسم کے ذہن جیسا کہ الیشیا والوں نے پایا ہے سیاسی اقتدار کے لئے ان درویشوں کے طریق سے الگ رہے جو مجددین کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے جاری فرمایا۔ اس لئے عام مسلمانوں کی ذہنیت سے ہی ہمکلامی الٰہیہ کا تصور آہستہ آہستہ ان دانشوروں نے نکال دیا جنہوں نے مجددین کی ہر زمانہ میں مخالفت کی ہے۔ بھلا جو لوگ مجددین کے کام میں بھی نقائص نکالتے ہیں۔ جیسا کہ مودودی صاحب نے اپنی تصنیف تجدید احیائے دین میں نکالے ہیں۔ وہ ہمکلامی کے اجرا کے کس طرح قائل ہو سکتے ہیں۔ ایسے لوگ یورپ کی نیچری تحریک سے مرعوب ہو کر یہاں تک کہہ گئے ہیں کہ الامام المہدی جو کامل مجدد ہو گا صرف تکوینی لحاظ سے کھڑا ہو گا نہ کہ تشریعی لحاظ سے خواہ وہ دین و دنیا کے تمام ظاہری وباطنی علوم سے بہرہ مند ہو گا۔ مگر اس کو اتنی بھی خبر نہیں ہو گی کہ وہی الامام المہدی ہے۔ صرف اس کی وفات کے بعد لوگ پکار اٹھیں گے کہ یہی الامام المہدی تھا۔

جب مر گئے تو آئے ہمارے مزار پر
پتھر پڑیں صنم ترے ایسے پیار پر

سوائے ہمارے غیر مبایعین دوستو عبرت حاصل کرو اور خواہ نخواہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبارت کو توڑ مروڑ کر یہ ثابت کرنے کی کوشش نہ کرو کہ آپ نے حاشا وکلا اپنے تعلق میں "نبوت" کا نام بھی نہیں لیا۔ اور صرف محدثیت اور مجددیت ہی آپ کا دعوےٰ تھا۔ یہ لوگ جن کو آپ خوش کرنا چاہتے ہیں۔ یہ نہ صرف ولایت کے قائل ہیں اور نہ مجددیت کے۔ محدثیت تو خیر بڑی چیز ہے۔ جو لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ الامام المہدی کو بھی اللہ تعالےٰ سے کوئی تعلق واسطہ نہیں ہو گا۔ اور صرف اپنی دانشوری اور علوم وفنون میں ذاتی مہارت کی وجہ سے اسلام کے لئے روحانی اور مادی فتوحات حاصل کرے گا۔ ان کے سامنے اللہ تعالےٰ سے ہمکلامی کا راگ گانا خواہ وہ ولایت کی صورت میں ہی ہو یا نبوت کی صورت میں بھینس کے آگے بین بجانے کے مترادف ہے۔

آپ کو اس لئے ہمارا پھر یہی مشورہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبارتوں کو توڑ مروڑ کر نبوت کی شان کو گھٹانے سے آپ کو کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اس لئے آپ اس سعی لاحاصل کو چھوڑ دیں۔ اور آپ کی نبوت کو دنیا میں اسی رنگ میں پیش کرنے کی کوشش کریں۔ جس طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مثلاً ایک غلطی کے ازالہ میں پیش کی ہے۔ یہ لوگ تو صرف اپنی دانشوری کے بتوں کو پوجتے ہیں۔ قرآن کریم اور سنت رسول اللہ کو صرف اپنی دانشمندیوں کو تقویت دینے کے لئے استعمال کرتے ہیں اور بس۔ نہ یہ خدا تعالےٰ سے دلچسپی رکھتے ہیں اور نہ اس کے بندوں کی ہمکلامی سے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبعوث ہونے کی کوئی ضرورت ہی نہ تھی! آپ تو مبعوث ہی اس لئے ہوئے ہیں کہ دنیا ایمان بالغیب اور ایمان بالرسالت کی منکر ہو چکی ہے۔ صرف زبانوں پر نام ہے دل میں ان باتوں پر کوئی ایمان نہیں رہا۔ وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

غیر ممالک میں تبلیغ اسلام اور جماعت احمدیہ

— (۲) —

الیشیا کو اصل غصہ جو ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے غیر ممالک میں تبلیغ کا جال پھیلا رکھا ہے۔

چونکہ لوگ پوچھتے ہیں کہ ج نے تو ساری دنیا کے کناروں پر اسلام قائم کئے ہوئے ہیں۔ اور غیر ممالک میں اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں۔ قرآن مجید کے تراجم دسوں زبانوں میں کر کے پھیلا رہے ہیں۔ سینکڑوں مساجد یورپ، الیشیا، افریقہ اور امریکہ الغرض ہر براعظم میں تعمیر کر رہے ہیں۔ تم جو جماعت اسلامی کہلاتے ہو۔ عرب کے بادشاہ سے بھی امداد لیتے ہو۔ اور جیسا کہ مودودی صاحب نے خود اقبال کیا ہے کہ عرب میں سیاحت کے لئے شاہ سعود نے آپ کو تین ہزار ریال بھی دیا۔ تم غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کیوں نہیں کرتے۔ اور چائے پینے کے جھوٹے وعدے کر کے رہ جاتے ہو۔ تو مودودی سمیت سب کو غصہ آجاتا ہے اور جماعت احمدیہ کی مساعی کو مسلمانوں کی نظروں سے اوجھل کرنے کے لئے اس قسم کی باتیں کرنے لگتے ہیں۔ جیسا کہ الیشیا نے کی ہیں۔

جماعت احمدیہ کے غریب ارکان اپنے بال بچوں کا پیٹ کاٹ کر اور اپنی بساط سے بڑھ کر تبلیغ اسلام کے لئے روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ احمدی مبلغین تمام دنیا کے آرام اور گھر کی سہولتیں چھوڑ کر بال بچوں سے علیحدہ ہو کر سالوں تک غیر ممالک میں سفر وحضر کے مصائب اور شدائد برداشت کر کے اسلام کا نام باری تعالےٰ کی توحید اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا جھنڈا دنیا کے دور دراز کونے میں جا کر گاڑتے ہیں۔ تو محض اس لئے کہ اپنے امام کا نام بھی لیتے ہیں کسی تعریف وتوصیف کے حقدار نہیں اور یہ لوگ جو اپنے ملک ہی میں اسلام کے نام پر باغیانہ تحریکیں چلاتے ہیں۔ اور غیر ممالک میں جا کر سوائے احمدیت کے راستہ میں روڑا اٹکانے کے اور کوئی کام نہیں کرتے۔ مثلاً رابطۂ عالم اسلامی سے ایسی تجاویز پاس کرواتے ہیں کہ بادشاہ کو اکسایا جائے کہ وہ پاکستان کی احمدیہ جماعت کے افراد کو اپنے ملک میں ملازم نہ رکھیں۔ اس طرح نہ صرف جماعت احمدیہ کی مخالفت کرتے ہیں۔ بلکہ پاکستان کی بھی توہین کرتے ہیں۔ شاہ عرب سے روپیہ حاصل کر کے عرب کی سیر وسیاحت کرتے ہیں۔ اور اسلام کی ذرا سی بھی خدمت نہیں بجا لاتے وہ اسلام کے ستون ہیں

العجب ثم العجب!

"پاکستان کا مستقبل"

آج سے اٹھارہ برس قبل حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کی ایک تقریر

(مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قادیان سے ہجرت کے بعد "پاکستان کا مستقبل" کے عنوان پر ملک کے مختلف مشہور شہروں میں نہایت درجہ معلومات افزا اور بصیرت افروز لیکچر دیئے تھے جنہیں ملک کے ذہین حلقوں نے بہت پسند کیا۔ اس سلسلہ میں حضور نے ۷۔ دسمبر ۱۹۴۷ء کو لاء کالج لاہور کے مینارڈ ہال میں جناب ملک فیروز خاں صاحب نون کی صدارت میں دوسرا فاضلانہ اور پُر از معلومات لیکچر دیا جو دو گھنٹہ تک جاری رہا۔ سامعین میں پروفیسروں، ڈاکٹروں، وکیلوں اور کالج کے طالب علموں کے علاوہ سر محمد عبد القادر مرحوم بھی تشریف فرما تھے حضور نے اپنے لیکچر میں جہاں ملک کے ہر سر اقتدار طبقہ کے سامنے بہت سی باتیں رکھیں وہاں اس کی خارجہ پالیسی کی نسبت بھی اپنے خیالات کا اظہار فرمایا تھا۔ حضور کی یہ معرکۃ الآراء تقریر انہی دنوں کئی اخباروں میں شائع ہو گئی تھی چنانچہ روزنامہ "طاقت" لاہور (۹۔ دسمبر ۱۹۴۷ء) نے صفحہ ۳ پر اس کی مختصر روداد مندرجہ ذیل الفاظ میں شائع کی:۔

"لاہور ۷۔ دسمبر جماعت احمدیہ کے امام مرزا بشیر الدین محمود احمد نے آج شب لاء کالج ہال میں ایک مجمع کو خطاب کرتے ہوئے اس تجویز کی سخت مخالفت کی ہے کہ حکومت پاکستان امریکہ سے ساٹھ کروڑ ڈالر کا قرضہ حاصل کرے مرزا بشیر الدین نے کہا کہ اس قرضہ کا مطلب پاکستان پر ساڑھے پانچ کروڑ روپیہ سالانہ سود کا بوجھ اور ایک غیر حکومت کا معاشی غلبہ ہو گا۔ اس کے مقابلہ میں انہوں نے دوسری سکیم پیش کی کہ حکومت پاکستان غیر ممالک کی فرموں کو اپنا روپیہ پاکستان میں لگانے کی دعوت دے۔ ان فرموں کو سرمایہ کا کل پچاس فیصدی روپیہ لگانے کی اجازت دینی چاہیئے اور باقی روپیہ حکومت اور باشندگان پاکستان لگائیں انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس کا بھی انتظام کرنا چاہیئے کہ باشندگان پاکستان ان فرموں کے ٹیکنیکل آدمیوں سے باقاعدہ کام سیکھ سکیں۔" (اے پ)

خدا کرے کہ پاکستان کے مستقبل کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی وہ تمام توقعات احسن رنگ میں پوری ہوں جو قیام مملکت کے آغاز ہی سے آپ کے قلبِ مبارک میں موجزن ہیں اور جن کی تکمیل کے لئے آپ نے اپنے ابتدائی لیکچروں میں اہل پاکستان کو نہایت قیمتی اور مخلصانہ مشورے دیئے تھے اور جن کے پیچھے صرف اور صرف یہ اسلامی جذبہ کار فرما تھا کہ پاکستان ممالک عالم میں ایک امتیازی مقام حاصل کرے اور اس کے ذریعہ سے دینِ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو پھر سے عہد رفتہ کی شان و شکوہ اور عظمت و شکوہ نصیب ہو جیسا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دسمبر ۱۹۴۷ء میں لاہور کے ایک جلسہ عام کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"پاکستان کا مسلمانوں کو مل جانا اس لحاظ سے بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے کہ اب مسلمان کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سانس لینے کا موقعہ میسر آ گیا ہے اور وہ آزادی کے ساتھ ترقی کی دوڑ میں حصہ لے سکتے ہیں اب اُن کے سامنے ترقی کے اتنے غیر محدود ذرائع ہیں کہ اگر وہ اُن کو اختیار کریں ۳

۴ تو دنیا کی کوئی قوم اُن کے مقابلہ میں ٹھہر نہیں سکتی اور پاکستان کا مستقبل نہایت ہی شاندار ہو سکتا ہے۔ ہم نے اسلام کی پُرانی شوکت کو پھر قائم کرنا ہے۔ ہم نے خدا تعالیٰ کی حکومت دنیا میں پھر قائم کرنی ہے۔ ہم نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت دنیا میں قائم کرنی ہے ہم نے عدل اور انصاف کو دنیا میں قائم کرنا ہے اور ہم نے عدل و انصاف پر مبنی پاکستان کو اسلامک یونین کی پہلی سیڑھی بنانی ہے یہی اسلامستان ہے جو دنیا میں حقیقی امن قائم کریگا اور ہر ایک کو اس کا حق دلائے گا جہاں روس اور امریکہ فیل ہوا وہاں صرف مکہ اور مدینہ ہی انشاء اللہ کامیاب ہوں گے"

(الفضل ۲۳ مارچ ۱۹۵۶ء صفحہ ۸۰۷)

ملائیشیا میں تبلیغِ حق

٭ چار اصحاب کی بیعت ٭ ملاقاتیں اور لٹریچر کی تقسیم

(مکرم بشارت احمد صاحب امروہی انچارج احمدیہ مسلم مشن ملائیشیا)

عرصہ زیر رپورٹ میں مختلف طبقات کے لوگوں کو فرداً فرداً اور اجتماعی طور پر پیغام حق پہنچایا گیا۔

انفرادی طور پر اعلیٰ تعلیم یافتہ اصحاب جرنلسٹ، پروفیسرز، ممبران سٹیٹ اسمبلی سے یا تو ان کے مکانات پر ملاقات کر کے پیغام اسلام پہنچایا یا مشن ہاؤس میں مدعو کر کے مختلف موضوعات پر تفصیل سے گفتگو کی۔

مشن ہاؤس میں مدعو کئے جانے والے اصحاب میں جنوبی انگلستان کے ایک ٹورسٹ تھے جو سٹیٹ اسمبلی کے ایک معزز ممبر کے ہمراہ تشریف لائے۔

عیسائی عقائد پر تفصیل سے ان سے گفتگو ہوئی اور بعد ازاں اسلام سے متعلق لٹریچر بھی انہیں مطالعہ کے لئے دیا گیا۔ دوسرے دوست سکھ مذہب سے تعلق رکھتے تھے انہیں سکھ مذہب اور اسلام سے متعلق لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا۔

عوام میں سے انفرادی طور پر کئی اصحاب کو ان کے خیالات اور اعتقادات کے مطابق اسلام کا پیغام پہنچایا۔

ہستی باری تعالیٰ کے موضوع پر بھی بعض تعلیم یافتہ اصحاب سے گفتگو رہی اور جس کا خاطر خواہ اثر ہؤا۔ ایک شادی میں شرکت کے موقع پر مشرک، مسلمان اور عیسائی افراد کو تبلیغ کی اور ان کی طرف سے کئے جانے والے سوالات کے جوابات دیئے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں مختلف مقامات کا سفر بھی بذریعہ موٹر، بحری جہاز اور ریل گاڑی کیا۔ اور لوگوں کو پیغام حق پہنچایا۔ جماعتوں کا دورہ کرتے ہوئے احباب جماعت کو دینی مسائل سمجھائے۔ نمازوں کی باقاعدہ ادائیگی اور چندوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔

خدا کے فضل و کرم سے اس عرصہ میں چار اصحاب بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ الحمد للہ۔

عید الاضحیٰ کے موقع پر نماز عید کے لئے قرب و جوار کے احمدی احباب مشن ہاؤس میں جمع ہوئے۔ قربانی اور اس کی اہمیت سے متعلق خطبہ دیا۔

احباب جماعت کی خدمت میں اس مشن کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(بشارت احمد امروہی)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے!

کیا گوتم بدھ ہندوستان کے نبی تھے؟

ایک سوال اور اس کا جواب

(از مکرم محمد اسد اللہ صاحب قریشی مربی سلسلہ حال ربوہ)

ایک غیر از جماعت دوست نے سوال کیا ہے کہ کیا گوتم بدھ ہندوستان کے نبی تھے؟ قرآن و حدیث سے اس پر روشنی ڈالی جائے۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے قرآن مجید کا بیان فرمودہ یہ اصول پیش نظر رہنا چاہیئے کہ ہر قوم اور ہر ملک میں خدا کے مصلح اور نبی آتے رہے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر۔ (فاطر ع۳ آیت ۲۵)

یعنی کوئی امت ایسی نہیں ہوئی جس میں (خدا کا) نذیر نہ گزرا ہو۔

سورۂ نحل میں فرمایا:-

ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا۔ (نحل ع۵)

یعنی ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا۔

ان آیات سے واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی قوم کو نبی سے محروم نہیں رکھا۔ پس لازم ٹھہرا کہ ہندوستانی اقوام کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے نبی بھیجے ہوں۔

جب ہم ہندوستانی اقوام و مذاہب کی تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں تو معلوم ہو جاتا ہے کہ ہندوستان میں گوتم بدھ اور کرشن اور رامچندر کو مذہبی پیشوا اور مصلح سمجھا جاتا ہے ان کی قوموں کا ان پر جمع ہو جانا اس بات کا روشن ثبوت ہے کہ قرآن کریم کی مندرجہ بالا آیات کے مطابق ہندی قوموں کے لئے انہی بزرگوں کو نذیر اور رسول بنا کر بھیجا گیا۔

قرآن مجید کے اس دعویٰ کو کہ ہر امت میں خدا کے نذیر بھیجے گئے۔ اسی صورت میں ثابت کیا جا سکتا ہے کہ ہم کرشن۔ گوتم بدھ اور رامچندر کو ہندوستان کے نبی تسلیم کر لیں جیسا کہ خود ہندی قوموں کا دعویٰ ہے کیونکہ ان جیسی بلند مذہبی حیثیت کی شخصیت ہندوستان میں ہمیں اور کوئی نہیں ملتی۔ قرآن مجید نے تو صرف بعض انبیاء کا نام لیا ہے اور فرمایا ہے کہ ایسے رسول بھی ہیں کہ ہم نے جن کا قرآن میں بیان نہیں کیا۔ اس سے ظاہر ہے کہ دیگر اقوام و ممالک میں بھی نبی ہوئے ہیں جن کا نام خدا نے نہیں لیا اور عمومی طور پر بیان فرما دیا ہے کہ ہم نے ہر قوم میں رسول بھیجے ہیں۔

پس ان بزرگوں کو نبی مان لینا بہ نسبت اس کے زیادہ بہتر ہے کہ انہیں غیر نبی قرار دیا جائے جبکہ قرآن مجید میں ہدایت ہے کہ اجمالی طور پر انبیاء پر ایمان رکھیں۔ پس ہم ان بزرگوں کو غیر نبی قرار دینے کی جرأت نہیں کر سکتے کیونکہ اس سے بعض انبیاءؑ کا انکار لازم آتا ہے جو قرآن مجید کے منشاء کے خلاف ہے۔

گوتم بدھ اور کرشن کی اصل تعلیمات اور بعد کا بگاڑ

جب ہم گوتم بدھ اور سری کرشن کی اصل تعلیم دیکھتے ہیں تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ خدا کی وحدانیت۔ جزاء و سزا آخرت۔ بہشت و دوزخ اور فرشتوں وغیرہ مذہبی عقائد کے قائل تھے اور یہ عقائد اب تک ہندی لٹریچر میں کسی نہ کسی صورت میں پائے جاتے ہیں گو یہ عقائد کافی حد تک مسخ ہو چکے ہیں مگر بنیادی طور پر گوتم بدھ اور سری کرشن کے پیروؤں کے ہاں ان عقائد کی جھلک اب بھی نظر آتی ہے۔ اگر ہندوستان میں نبیوں کا وجود نہ مانا جائے تو ہندی اقوام میں خدا کی وحدانیت۔ آخرت۔ جزاء و سزا۔ بہشت و دوزخ وغیرہ مذہبی تصوّرات کہاں سے آ گئے؟

پس ہندوستانی اقوام کے عقائد میں جو اسلامی رنگ کی کچھ جھلک پائی جاتی ہے وہ ہمیں اس نتیجہ پر پہنچاتی ہے کہ دراصل یہ اقوام بھی ماضی میں کسی نہ کسی نبی کے پیرو رہی ہیں جن کے ذریعہ انہیں یہ تعلیمات ملی تھیں۔ ہاں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ان نبیوں نے تو انہیں توحید ہی کی تعلیم دی تھی مگر بعد میں یہ قومیں بگڑ گئیں اور اصل تعلیمات کو بھول گئیں جس کی وجہ سے ان میں شرک و بُت پرستی پیدا ہو گئی جس طرح عیسائیوں کا حال ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تو انہیں توحید کی تعلیم دی تھی مگر وہ اس حد تک بگڑ گئے کہ خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا ماننے لگے اور توحید کے راستہ سے ہٹ گئے۔ اسی طرح ہندی اقوام میں گوتم بدھ اور کرشن اور رامچند کی تعلیمات بگڑ گئیں اور انہیں بجائے اوتار پیغمبر کے معبود کا درجہ دے کر انکی پوجا شروع کر دی گئی اور بُت پرستی پھیل گئی۔ دیکھئے رومن کیتھولک عیسائیوں نے بھی اپنے گرجاؤں میں مسیح و مریم کے بُت بنا رکھے ہیں جن کی موجودگی وہ عبادت کے وقت ضروری سمجھتے اور مسیح و مریم سے دعائیں مانگتے ہیں۔ آج بھی ہمیں مہاتما گوتم بدھ اور کرشن و رامچندر کے ماننے والوں میں توحید کا تصوّر کسی حد تک ملتا ہے مگر یہ تصوّر بہت ہی مسخ ہو چکا ہے۔ کرشن۔ مہاتما گوتم بدھ اور رامچندر کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کی اصلاح اور بُت پرستی کو مٹانے اور اصل توحید دوبارہ قائم کرنے کے لئے مبعوث ہوئے تھے مگر اکثر ہندوؤں اور بدھوں نے آپؐ کو اب تک قبول نہ کیا جس کی وجہ سے وہ عرصہ دراز سے شرک و بُت پرستی میں مبتلا چلے آ رہے ہیں۔

حال کے بعض علماء نے کہا ہے کہ قرآن کی آیت ذوالکفل میں ایک صاحب پیغمبر کا ذکر ہے جس کے معنے ہیں "کفل والا" اس سے مراد مہاتما گوتم بدھ ہیں جو کہ "کپل وستو" کے تھے۔ اور کپل وستو میں کپل کفل کا ہندّ ہے یا یہ کہ کپل کا معرّب کفل ہے اور وستو کے معنی وہی ہیں جو عربی میں ذو کے ہیں۔ پس اس آیت میں مہاتما گوتم بدھ کا ذکر کیا گیا ہے۔

ہندی انبیاء اور مسلمان

ہم ذکر کر آئے ہیں کہ قرآن مجید میں بعض نبیوں کا نام لے کر ذکر نہیں کیا گیا مگر اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ جن کا نام قرآن مجید میں نہیں آیا انہیں نبی تسلیم نہ کیا جائے کیونکہ خود قرآن مجید میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ہم نے بعض انبیاء تو آپ پر بیان کر دئے ہیں مگر بعض دوسرے انبیاء بھی ہیں جن کا ذکر ہم نے نہیں کیا۔ چنانچہ سورۂ نساء ع۲۲ میں فرمایا:-

ورسلا لم نقصصھم علیک۔

کہ بعض ایسے رسول ہیں کہ ہم نے تجھ سے ان کا بیان نہیں کیا۔ اس لئے ہمیں حکم ہے کہ ہم سارے انبیاء پر ایمان لائیں خواہ ہمیں معلوم ہوں یا نہ معلوم ہوں۔ اور مشہور ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر گزرے ہیں مگر ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن مجید میں نہ ان سب کے نام بتائے گئے ہیں نہ ان سب کی تعلیمات کا ذکر آیا ہے صرف اجمالی طور پر یہ بیان ہوا ہے کہ تمام رسول توحید کی تعلیم لاتے رہے ہیں اور شرک سے روکتے رہے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ علماء اور بزرگان امت پہلے بھی اس بات کے قائل رہے ہیں کہ ہندوستان میں بھی انبیاء مبعوث ہوتے رہے ہیں۔ ان علماء و بزرگوں میں سے حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رح حضرت مرزا مظہر جان جاناں رح۔ حضرت شاہ فرید رح اور سید سلیمان ندوی، خواجہ حسن نظامی اور اسی طرح ڈاکٹر محمد اقبال اور مولانا محمد قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند وغیرہ سب اس بات کے قائل تھے۔ کہ ہندوستان میں نبی آتے رہے ہیں اور یہ کہ کرشن۔ رامچندر اور گوتم بدھ کو ان میں شمار کیا جا سکتا ہے۔

مسلمان مہاتما گوتم بدھ کو خدا کا پیغمبر سمجھتے رہے ہیں۔ چنانچہ "یوز آصف اور حکیم بلوہر" کے نام سے ایک صحیفہ لکھا گیا تھا جس کا ترجمہ زمانہ وسطیٰ میں دنیا کی مشہور زبانوں میں ہوا یہ صحیفہ مہاتما گوتم بدھ کی اعلیٰ اخلاقی تعلیمات پر مشتمل ہے۔ اس میں گوتم کو خدا کے پیغمبر کی حیثیت سے پیش کیا گیا ہے اور اس میں خدا۔ وحدانیت۔ جزاء سزا۔ بہشت و دوزخ اور دیگر مذہبی ہدایات و احکام کا ذکر ہے۔ اس صحیفہ سے مشرق و مغرب یکساں طور پر متاثر ہوئے اور اس وقت سے مسلمان بدھ کو خدا کا پیغمبر سمجھنے لگ گئے تھے جب سے اس صحیفہ کا عربی زبان میں ترجمہ ہو گیا تھا۔

انیسویں صدی کے اواخر میں تبت کی بدھ خانقاہوں سے حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی کے حالات دستیاب ہوتے ہیں جو بدھ دور کے ابتدائی ایام میں ترتیب

دئے گئے تھے۔ ان سوانح میں لکھا گیا ہے۔ کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام ہندوستان میں آئے بدھوں نے انہیں گوتم بدھ کی پیشگوئی مطابق جس میں بدھ نے اپنے بعد ایک میتیا (مسیحا) کے آنے کی پیشگوئی کی تھی۔ بدھ کا بروز قرار دے دیا اور انہیں پیشگوئی کے مصداق کے طور پر قبول کر لیا۔ یہ سوانح لکھنے والے سب اللہ تعالیٰ کی واحدنیت پر ایمان رکھنے والے دکھائی دیتے ہیں اور آخرت اور جزاء سزا پر بھی یقین رکھتے تھے۔ بلکہ بدھ لٹریچر سے بھی پایا جاتا ہے کہ وہ شرک سے بیزار تھے اور ایران کے مصلح زرتشت کو ایران کا پیغمبر سمجھتے تھے۔

اس کی تفصیلات کے لئے روسی سیاح نوٹوویچ کی کتاب "یسوع مسیح کی نامعلوم زندگی کے حالات" نامی کتاب دیکھنی چاہیئے جس کا اردو ترجمہ بھی ایک ہندوستانی انجمن نے کیا ہے اور ربوہ کی لائبریری میں موجود ہے سول اینڈ ملٹری گزٹ ۷ اپریل لاہور ۱۹۶۳ء میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ ایک جرمن مستشرق خاتون نے لاہور میں "فلسفہ مذاہب" کے موضوع پر ایک مقالہ پڑھا تھا جس میں انہوں نے بتایا تھا کہ ڈاکٹر اقبال نے گوتم اور زرتشت خدا کا پیغمبر قرار دیا ہے۔

مجلس کے صدر نے اس انکشافات پر حیرت مسرت کا اظہار کیا کیونکہ عام طور پر معلوم نہ تھا کہ ڈاکٹر اقبال ایران و ہند کے مصلحین کو خدا کا پیغمبر سمجھتے تھے۔

یہ بھی یاد رہے کہ کرشن اور گوتم بدھ نے آئندہ زمانوں کی بابت پیشگوئیاں بھی کی ہیں۔ جن میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی پیشگوئی اور آپ کے بعد آخر زمانہ میں ایک مسیح و مہدی کے ظہور کی بھی پیشگوئیاں کی ہیں جو اپنے وقت پر پوری ہو چکی ہیں۔ سو اگر وہ خدا کے نبی نہ تھے اور ان پر خدائی وحی نہ آتی تھی تو کس طرح انہوں نے ہزاروں سال پہلے یہ پیشگوئیاں کیں جو اپنے وقت پر پوری ہوئیں۔

محترم خان رفیع الزمان خان صاحب رحلت فرما گئے

اناللہ و انا الیہ راجعون

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم محترم کرنل رفیع الزمان خان صاحب کے والد محترم خان رفیع الزمان خان صاحب مورخہ ۶ ؍ ۸ ؍ ۶۵ء بروز جمعۃ المبارک تقریباً صبح ساڑھے چار بجے قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہوئے اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ اسی روز آپ کا جنازہ کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز لاہور اور پھر لاہور سے بذریعہ ایمبولینس کار ربوہ لایا گیا۔ اگلے دن بروز ہفتہ ۸ بجے صبح صدر انجمن احمدیہ کی ویسلے گراؤنڈ میں آپ کی نماز جنازہ مکرم محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے پڑھائی۔ جنازہ میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد کے علاوہ ناظران و وکلاء و دیگر کارکنان صدر انجمن و تحریک جدید اور اہل ربوہ کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں آپ کا جنازہ بہشتی مقبرہ میں لے جایا گیا۔ جہاں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم محترم حافظ عبد السلام صاحب وکیل المال تحریک جدید نے دعا کرائی۔

جناب خان صاحب مرحوم کو حضرت میرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے سمدھی ہونے کا شرف بھی حاصل تھا۔ آپ نہایت صالح بالالتزام تہجد گذار اور پابند صوم و صلوٰۃ بزرگ تھے۔ قرآن پاک سے خاص شغف تھا۔ زیادہ وقت تلاوت قرآن پاک میں ہی گذرتا تھا۔ آپ کی دلی تمنا تھی کہ آپ کی وفات تلاوت کلام پاک کرتے ہوئے ہو۔ جو پوری ہوئی۔

خانصاحب مرحوم کی وفات پر احباب جماعت احمدیہ کراچی نے بڑے ہی خلوص اور ہمدردی سے مرحوم کی تجہیز و تکفین میں مدد دی اور محترم مولوی عبد المالک خان صاحب تو جنازہ کے ہمراہ کراچی سے تشریف لائے۔ خانصاحب مرحوم کے پسماندگان احباب جماعت کراچی کے بالعموم اور مکرم مولوی عبد المالک خانصاحب مربی سلسلہ کے بالخصوص ممنون ہیں۔ مکرمی رفیع الزمان خانصاحب نے اپنی یادگار ایک فرزند (کرنل رفیع الزمان خان) ایک پوتا اور تین پوتیاں چھوڑی۔

احباب جماعت مرحوم کے بلندی درجات کے لئے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست ہے۔

عبد المنان خان ابن حضرت عبد المغنی خان صاحب رضی اللہ عنہ ربوہ

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے برادر نسبتی محمد عالم صاحب دوکاندار گراسی پلاٹ جسمانی عوارض کی وجہ سے بہت تکلیف میں ہیں۔ (محمد شریف لاہور ہاؤس ربوہ ضلع جھنگ)

۲۔ میری بھاوجہ محترمہ اہلیہ منظور الحق عباسی صاحب۔ سیمنٹ فیکٹری داؤد خیل کیمبل پور بوجہ عارضہ قلب علیل ہیں۔ (...) احباب ان ہر دو کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

ضرورت

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں دو سٹاف نرسوں کی آسامیاں خالی ہیں۔ سٹاف نرس باقاعدہ گورنمنٹ کی سند یافتہ ہو۔ گریڈ گورنمنٹ کے گریڈ کے مطابق حسب ذیل ہوگا۔

۲۲۰-۱۵-۴۰۰ روپے

جن احمدی خواتین نے نرسنگ کی تعلیم حاصل کی ہے اور باقاعدہ سند یافتہ ہیں ان کے لئے مرکز کے نیک اور دینی ماحول میں خدمت کرنے کا خاص موقعہ ہے۔ درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی معرفت چیف میڈیکل آفیسر کے پاس جلد از جلد پہنچ جانی چاہئیں۔ سندات و سرٹیفکیٹ کی نقول شامل ہوں۔

(چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

بقایا داران چندہ ماہنامہ انصار اللہ کی خدمت میں ضروری اطلاع

ماہنامہ انصار اللہ کے جن خریدار احباب کا چندہ ماہ اگست ۶۵ء میں یا اس سے قبل ختم ہو چکا ہے ان کی خدمت میں دفتر ماہنامہ کی طرف سے چندہ بھجوانے کے لئے یاددہانی کروائی جا چکی ہے ایسے جن احباب نے ابھی تک اپنا ذمگی چندہ ماہنامہ نہیں بھجوایا۔ ان کی خدمت میں تاکید گذارش کی جاتی ہے کہ از راہ مہربانی رقم چندہ جلد از بھجوا دیں۔ جن بقایا دار احباب کی طرف سے چندہ ماہنامہ وسط ستمبر ۱۹۶۵ء تک وصول نہ ہوگا۔ ان کے نام ماہنامہ ماہ ستمبر نہیں بھجوایا جائے گا۔ اور ماہنامہ ان کے نام جاری نہ رکھا جائے گا۔ اسلئے یہ احباب پوری کوشش فرمادیں کہ ان کا چندہ ماہنامہ ۱۰ ستمبر ۶۵ء تک دفتر ماہنامہ میں پہنچ جائے۔ (مینیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

تجارت میں برکت ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت میں تاجروں اور صناعوں کا کام روز بروز ترقی پر ہے۔ ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس میں مزید ترقیات عطا فرمائے اور اس ترقی کو ان کے لئے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے بھی ہر رنگ میں بابرکت کرے۔ آمین

ہم اپنے تاجروں اور صناعوں کی خدمت میں یہ گذارش کرنا چاہتے ہیں کہ آجکل تجارت اور صنعت کا فروغ بہت حد تک اشتہارات پر ہی منحصر ہے۔

ماہنامہ "تحریک جدید" اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں چھپتا ہے۔ اسلئے نہ صرف اندرون پاکستان بلکہ بیرون پاکستان بھی اس کا حلقہ اثر کافی وسیع ہے۔ اور یہ بات بغیر کسی مبالغہ کے کہی جاسکتی ہے۔ کہ اشتہارات کے لئے رسالہ "تحریک جدید" ایک ایسا مفید و موثر ذریعہ ہے کہ دوسرے اخبارات یا رسائل اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اشتہارات کے نرخ بھی نہایت ہی مناسب ہیں بلکہ آپ حیران ہوں گے کہ یہ نرخ غالباً باقی تمام اخبارات اور رسائل سے کم ہیں۔ آپ بھی اپنی تجارت اور صنعت کو ماہنامہ تحریک جدید میں اشتہار دے کر فروغ دیں۔ آپ کے اشتہارات اس ماہنامے کی مالی مضبوطی کا باعث بھی ہوں گے۔

جملہ خط و کتابت بنام مینیجنگ ایڈیٹر ماہنامہ تحریک جدید۔ ربوہ

(مینیجنگ ایڈیٹر)

درخواست دعا

(محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب۔ ربوہ)

مکرم برادرم محمد عمر صاحب مربی سلسلہ اشکا پور اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے والد محترم کی آنکھوں کا اپریشن حیدرآباد میں ہو رہا ہے وہ سب احباب سے اپنے والد محترم کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں ——— اسی طرح چوہدری سلطان علی صاحب صدر جماعت احمدیہ محراب پور اور مکرم محمد طفیل صاحب معلم وقف جدید فقرآباد سندھ بھی دیر سے بیمار ہیں احباب جماعت سے ——— ان کی صحت و سلامتی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مختلف مقامات پر تربیتی جلسے

کتھوریر کلاں ۳۰۳ ج ب متصل گوجرہ

مورخہ ۲۰ جولائی کو کتھوریر کلاں میں ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ چوہدری غلام حیدر صاحب چیمہ جتھیول نے پُراسائی ہوا میت کی تھی۔ جلسہ کے اعلیٰ انتظامات کئے۔ مہمانوں کے لئے بہت اچھا انتظام تھا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

یہ جلسہ بعد عشاء پونے دس بجے کے قریب شروع ہوا۔ تلاوت مولوی عبدالکریم خان صاحب کاٹھگڑھی مربی سلسلہ نے کی۔ بشارت احمد نے خوش الحانی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم پڑھکر سنائی۔

بعدہٗ۔ مکرم مولوی عزیز الرحمان صاحب فاضل نے قبول احمدیت کے واقعات بیان فرماتے ہوئے بتایا کہ مجھے اختلافی مسائل کو کس طرح قرآن و حدیث کی روشنی میں حل کیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کے بعد علی وجہ البصیرت اس عقیدہ پہ قائم ہو گیا کہ یہی وہ جماعت ہے۔ جس کی خدا کے رسول نے خبر دی تھی لیکن حج کے موقعہ پر جبل الرحمت پر چڑھ کر عاجزانہ دعائیں کیں۔ خواب وہ رویا کے ذریعہ مجھ پر ظاہر کیا گیا کہ یہی جماعت حق پر ہے۔ سنہ ۱۹۵۳ء میں جماعت میں شامل ہو گیا۔

بعد ازاں مولوی اسمٰعیل صاحب نے تقریر کی۔ آپ کے بعد محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بلند مقام پر تقریر کی اور بعض اعتراضات کے جوابات دئیے۔ جلسہ حاضری اور تقریر کے لحاظ سے کامیاب رہا۔ جماعت احمدیہ گوجرہ نے بہت تعاون کیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار مرزا غلام مصطفیٰ
سیکرٹری اصلاح و ارشاد گوجرہ

جلیانوالہ متصل گوجرہ

۱۹ جولائی کو بعد نماز عشاء جماعت احمدیہ جلیانوالہ کے زیر اہتمام ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں ضلع کے مربیان کے علاوہ مرکز سے مکرم مولوی عزیز الرحمٰن صاحب فاضل اور قاضی محمد نذیر صاحب فاضل تشریف لائے تھے۔ جلسہ بعد نماز عشاء قاضی صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ نظم و تلاوت کے بعد مکرم مولوی عبدالکریم صاحب مربی سمندری نے تقریر فرمائی۔ بعدہٗ مکرم بشیر احمد صاحب قمر مربی حلقہ گوجرہ نے تقریر کی۔ اور بعد ازاں مولوی عزیز الرحمان صاحب نے مسئلہ توحید بیان فرمایا۔ محترم قاضی صاحب اعتراضات کے جواب دئے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقام قرب پر بھی روشنی ڈالی۔ یہ کامیاب جلسہ ایک بجے شب ختم ہوا۔ صبح کی نماز کے بعد مکرم عزیز الرحمٰن صاحب نے قرآن کریم کا درس دیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

احباب جماعت سے جلیانوالہ کی جماعت کی دینی دنیاوی ترقیات کے لئے درخواست دعا ہے۔

مرزا غلام مصطفےٰ سیکرٹری اصلاح و ارشاد

چک ۳۶/۲ ج ب شہباز پور ضلع لائلپور

مورخہ ۹/۶/۶۵ کو بعد نماز عشاء چک ۳۶/۲ ج ب شہباز پور ضلع لائلپور میں ایک تربیتی اجلاس زیر صدارت ماسٹر چوہدری محمد علی خان صاحب آف سرگودھا۔ پریذیڈنٹ جماعت چک ۳۶/۲ ج ب شہباز پور منعقد ہوا۔ صدر صاحب اجلاس نے قرآن کریم کی تلاوت کی اور نظم سنائی۔ بعد ازاں خاکسار نے سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں ایک گھنٹہ کے قریب تقریر کی اور حاضرین کو اس امر کی خاص طور پر تلقین کی۔ کہ ہمیں سیدنا حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے قرآن کریم اور سنت رسول صلعم پر عمل پیرا ہونا چاہیے۔ یہ اجلاس دعا پر ختم ہوا۔ اجلاس ہذا چک کے ایک چوک میں منعقد ہوا تھا مردوں کے علاوہ مستورات بھی شامل اجلاس ہوئی تھیں۔

(عبدالکریم خان شاہد کاٹھگڑھی)

بدوملہی

جماعت احمدیہ بدوملہی کا جلسہ جامع مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ جس میں مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی مربی حلقہ بدوملہی۔ مکرم مولوی عزیز الرحمٰن صاحب آف منگلا۔ مکرم سید احمد علی شاہ صاحب فاضل مربی سیالکوٹ۔ مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری اور مکرم گیانی واحد حسین صاحب کی تقاریر کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے بھی خطاب فرمایا اس موقع پر مجلس خدام الاحمدیہ بدوملہی نے ایک خصوصی تقریب کا انتظام کیا جو مکرم ڈاکٹر نور الدین صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ بدوملہی کی زیر صدارت ہوئی۔ جس میں شہر کے معززین کو مدعو کیا گیا۔ جن میں سکولوں کے ماسٹر صاحبان اور کالج کے پروفیسران اور پرنسپل صاحب بھی تھے۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے ڈاکٹر لطیف احمد صاحب نائب قائد بدوملہی نے صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ مکرم رانا محمد اشرف صاحب پرنسپل اسلامیہ انٹر کالج بدوملہی نے غیر اسلامی معاشرے کی بڑھتی ہوئی یلغار کو روکنے کی تجاویز پوچھیں تو صاحبزادہ صاحب نے مدلل طریق سے تمام حاضرین کو بیش بہا مفید دینی معلومات سے نوازا جس سے سامعین بہت متاثر ہوئے۔

(قائد خدام الاحمدیہ بدوملہی)

لاڑکانہ

مورخہ ۲۵/۶/۶۵ کو بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ لاڑکانہ کا تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔

قائد صاحب ضلع خواجہ عبدالمومن صاحب کی صدارت میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرۃ کے مختلف پہلوؤں پر خاکسار کی اور مکرم صدر جماعت احمدیہ لاڑکانہ شیخ محمد صادق صاحب اور مکرم غلام محمد صاحب ثاقب قادر لائلپور تقاریر ہوئیں۔

جلسہ میں اطفال خدام اور انصار بکثرت شامل ہوئے۔ الحمد للہ

خاکسار محمد عمر بی اے (آنرز) شاہد
مربی سلسلہ احمدیہ شکارپور

اعلان نکاح

میرے چھوٹے بھائی عزیزم حمید احمد ایم اے ابن حضرت حافظ صوفی غلام محمد صاحب آف ماریشس رضی اللہ عنہ کا نکاح عزیزہ زاہدہ فہمیدہ بنت میاں رشید احمد صاحب سنوری کے ساتھ (جو حضرت عبداللہ صاحب سنوری کی صاحبزادی کی صاحبزادی ہیں) مورخہ ۲ جولائی بروز جمعہ مسجد احمدیہ راولپنڈی میں مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ احمدیہ نے بعوض مبلغ سات ہزار روپے حق مہر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے برکت کا باعث ہو۔ آمین۔ (ڈاکٹر احمد میڈیکل آفیسر سول ہسپتال لائلپور)

تربیتی اجتماع اطفال الاحمدیہ حلقہ چنیوٹ

مجلس اطفال الاحمدیہ احمد نگر کے زیر اہتمام مسجد احمدیہ چنیوٹ میں مورخہ ۲۰/۸/۶۵ بروز جمعۃ المبارک ایک روزہ تربیتی اجتماع (صبح آٹھ بجے تا پانچ بجے شام) منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں توقع ہے احمد نگر اور چنیوٹ کے اطفال کے علاوہ ربوہ۔ لالیاں۔ جھنگ ڈاور۔ کتیا لیانوالہ۔ کوٹ قاضی وغیرہ کی مجالس کے اطفال بھی شرکت کریں گے۔ نماز جمعہ کے بعد یوم والدین کا جلسہ بھی ہوگا۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔

ناظم اطفال الاحمدیہ احمد نگر

تحصیل حافظ آباد کی تربیتی کلاس

مورخہ ۳۰/۸/۶۵ بروز جمعہ پیر کوٹ میں تحصیل حافظ آباد کی تربیتی کلاس ہوگی۔ انشاء اللہ۔ جس میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب و دیگر علمائے کرام شرکت فرمائیں گے۔ اور دگرد کی جماعتوں کے دوست خصوصاً خدام و اطفال تشریف لاکر فائدہ اٹھائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ

(قائد خدام الاحمدیہ ضلع گوجرانوالہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم یار محمد صاحب خادم ہیڈ بگوال سے اطلاع دیتے ہیں کہ ان پر ایک مقدمہ دائر ہے۔ اسی طرح جماعت کے بعض دوسرے احباب پر بھی مقدمہ بنا دیا گیا ہے۔ احباب جماعت سے ان سب دوستوں کی باعزت بریت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

۲۔ میری لڑکی طیبہ اہلیہ چوہدری مظفر احمد صاحب صبال ٹانگ میں درد کی وجہ سے زیادہ بیمار ہے اور گوجرہ ہسپتال میں داخل ہے۔ احباب دعائے صحت فرمادیں۔

سید کرم شاہ گوجرہ

جماعتِ اسلامی اور خارجہ پالیسی

(منقول از روزنامہ امروز ۹ اگست ۱۹۶۵ء)

(ضروری نوٹ :- ضروری نہیں کہ ادارہ ہر بات میں مضمون نگار سے متفق ہو)

جماعت اسلامی نے بہت عرصے کے بعد زبان کھولی ہے اور صدارتی انتخابات میں اپنی حلیف جماعت ——— نیشنل عوامی پارٹی کو ہدفِ ملامت بنایا ہے۔ چھ ماہ پہلے جماعت اسلامی اور نیشنل عوامی پارٹی کے لیڈر باہم شیر و شکر تھے مگر اب جماعت اسلامی کے نزدیک نیشنل عوامی پارٹی "تخریب پسند" ہے۔ اور نیشنل عوامی پارٹی کے حلقے جماعت اسلامی کو "امریکہ نواز" پارٹی کہتے ہیں۔ اگر یہ ناخوشگوار بحث پرانے رفیقوں اور نئے رقیبوں تک محدود ہوتی تو ہم اسے نظر انداز کر دیتے ہیں۔ مگر جماعت اسلامی نے دراصل نیشنل عوامی پارٹی کے کندھے پر رکھ کر بندوق چلانے کی کوشش کی ہے۔ اس کا ہدف موجودہ خارجہ پالیسی ہے۔ جماعت اسلامی کے قیم مسٹر طفیل محمد بظاہر یہ وضاحت کرنا چاہتے تھے کہ جماعت اسلامی امریکہ کے حلقہ اثر میں شامل نہیں ہے۔ مگر ان کے بیان کا بغور مطالعہ کیا جائے تو مقصد مختلف ہے۔ مذکورہ بیان کے مصنف یا مصنفین کا سارا زورِ قلم حکومت اور قوم کو متنبہ کرنے پر صرف ہوا ہے۔ امریکہ پر تنقید کرنے سے وہ صاف کترا گئے ہیں۔ امریکہ کی موجودہ روش یا صدر جانسن نے جن حالات میں اور جس انداز سے پاکستان کی اقتصادی امداد ملتوی کی ہے۔ وہ سب کے سامنے ہے مگر اس پر امرا جماعت کے قیم کو اس کی رسمی مذمت کرنے کی توفیق بھی نہیں ہوئی۔ انھوں نے قوم کا یہ مشورہ دینے کی ضرورت محسوس نہیں کی کہ اس آزمائش میں کامیاب ہونے کے لئے جرأت اور استقامت کا مظاہرہ کرنا لازم ہے اور اگر اس راہ میں چند مشکلات پیش آئیں، تو قومی آزادی اور قومی وقار کی خاطر انہیں بخندہ پیشانی قبول کر لینا چاہیئے۔

مسٹر طفیل محمد کے بیان کا سب سے قابل اعتراض پہلو یہ ہے کہ انھوں نے نیشنل عوامی پارٹی کا نام لے کر موجودہ خارجہ پالیسی اور اس کے مرتبین پر "روس زدگی" اور "چین زدگی" کا الزام دھرنے کی کوشش کی ہے اور یہ "فتنہ انگیز" تاثر دیا ہے کہ پاکستان اب پہلے سے بھی بڑی غلطی کا مرتکب ہو رہا ہے۔ مسٹر طفیل محمد اور ان کے رفقاء حکومت پاکستان کے مقاصد اور بنیادی اصولوں سے بے خبر نہیں ہیں۔ صدر ایوب ملک کے پہلے سربراہ ہیں۔ جنہوں نے خارجہ پالیسی کو دفتر خارجہ کی مضبوط فائلوں سے آزاد کیا اور خارجہ تعلقات کے معاملے میں پوری قوم کو اعتماد میں لیا انہوں نے تمام حقائق قوم کے سامنے رکھ دیئے اور عوام کو اپنے اندازِ فکر سے بھی آگاہ کر دیا ہے بلکہ انہوں نے ساری دنیا پر واضح کر دیا کہ پاکستان کو دوستوں کی تلاش ہے۔ آقاؤں کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم بالخصوص تمام ملکوں سے خوشگوار تعلقات قائم کرنا چاہتے ہیں مگر کسی کے ضمیمہ بردار بننے اور اس کی خاطر اپنے قومی مفادات اور مقاصد فراموش کرنے پر آمادہ نہیں ہیں اور پھر انہوں نے خود بھی واضح کر دیا ہے اور حقائق سے بھی واضح ہو گیا کہ امریکہ سے ہمارے تعلقات میں مشکلات ہماری پیدا کردہ نہیں ہیں موجودہ صورت حال ہم پر مسلط کی گئی ہے۔ اور ہم یہ چیلنج قبول کرنے پر مجبور ہیں۔

صدر ایوب نے یا ان کے رفقاء نے کسی وقت بھی یہ نہیں کہا کہ وہ امریکہ سے اپنے تعلقات منقطع کرنا چاہتے ہیں انھوں نے صرف یہ کہا ہے کہ وہ امریکہ کی ایسی شرائط قبول نہیں کر سکتے جو پاکستان کے مفاد اور وقار کے خلاف ہوں انہیں یہ منظور نہیں ہے کہ امریکہ کی مصلحتوں اور مقاصد کی خاطر اپنے پڑوسیوں سے بگاڑ جاری رکھیں۔ اور ان سے اپنے تعلقات معمول پر نہ لائیں۔ اقتصادی امداد کے معاملے میں بھی ان کا نقطہ نظر یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو اس میں تنوع پیدا کیا جائے تاکہ کسی ایک ملک پر اس حد تک انحصار نہ کرنا پڑے کہ وہ جب چاہے اقتصادی امداد کو ہمارے خلاف استعمال کر سکے یا وہ اقتصادی امداد سے سیاسی ہتھیار کا کام لے اور اس کے ذریعے ہماری خارجہ پالیسی یا داخلی معاملات میں دخل دینے کی سوچنے لگے۔ صدر ایوب جب پاکستان کی آزادی اور خودمختاری کی خاطر امریکہ کا چیلنج قبول کرنے پر آمادہ ہیں تو ظاہر ہے وہ کبھی یہ گوارا نہیں کر سکتے کہ پاکستان کسی دوسرے ملک کے حلقہ اثر میں شامل ہو جائے یا اپنے مفادات اس کی مرضی پر چھوڑ دے۔

جماعت اسلامی کے مدبر ایسے حقائق کو خاطر میں نہیں لاتے انہیں ہر طرف "خطرہ" دکھائی دیتا ہے اور وہ یہ مصنوعی خوف عام کرنے کی فکر میں ہیں کہ پرانی خارجہ پالیسی سے نمایاں انحراف اور قومی مفادات کی حفاظت کے لئے بھی امریکہ سے بنیادی اختلاف پاکستان کو روس اور چین کا ضمیمہ بردار بنا دے گا۔ یہ تاثر شر انگیز اور گمراہ کن ہے۔ جماعت اسلامی کے قیم مسٹر طفیل محمد بھی جانتے ہیں کہ پاکستانی عوام اسے مسترد کر دیں گے اور جماعت اسلامی کو شبہے کی نظر سے دیکھیں گے اس لیے انھوں نے نیشنل عوامی پارٹی کا نام لے کر یہ شوشہ چھوڑا ہے حالانکہ پرانی حلیف کی حیثیت میں نیشنل عوامی پارٹی کی قوت اور صلاحیت جماعت اسلامی سے مخفی نہیں ہے اور مسٹر طفیل محمد اور ان کے ساتھی جانتے ہیں کہ جو انعام اور اعزاز وہ نیشنل عوامی پارٹی کو دینا چاہتے ہیں وہ نہ اس کی مستحق ہے اور نہ اس کی اہل ہے۔ مگر ان میں اتنی جرأت نہیں کہ کھل کر بات کریں اور اگر موجودہ خارجہ پالیسی سے متفق نہیں ہیں اور ان خطرات کو غلط سمجھتے ہیں جو امریکہ کے مطالبات مان لینے میں مضمر ہیں تو اپنا اختلاف صاف لفظوں میں ظاہر کر دیں۔ انھوں نے جو انداز اختیار کیا ہے اسے اگر "صالح سیاست" کا معیار مان لیا جائے تو پھر غیر صالح سیاست کسے کہیں گے۔!

(امروز ۹ اگست ۱۹۶۵ء)

مجلۃ الجامعہ

شمارہ ۵ کی ایک جھلک

قرآن مجید ——— کلام مجید کے بارے میں ایک مبسوط مقالہ از قلم مولینا محمد صادق صاحب

علم حدیث ——— از قلم سابق استاد حدیث جامعہ احمدیہ شیخ خورشید احمد شاد

ابتدائی مسیحی تحریرات ——— از قلم استاد موازنہ ادیان جامعہ احمدیہ سید محمود احمد ناصر

زندا دستا ——— از قلم امۃ المالک فرخ ایم اے۔

سکھ مذہب اور پرد ——— از قلم گیانی عباد اللہ صاحب

ملنے کا پتہ :- جامعہ احمدیہ ربوہ

قیمت فی شمارہ ۱/۵۰ ——— زرِ سالانہ ۶ روپے

درخواست دعا

میری خالہ محترمہ اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب سیالکوٹ میں بہت زیادہ علیل ہیں اور حالت پریشان کن ہے بزرگان سلسلہ و احباب کرام سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے

خاکسار محمد خان

(احمدیہ اکبر ہوٹل غلہ منڈی ربوہ)

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس انیس ۱۹ روپے

ربوہ میں یومِ آزادی پورے اہتمام اور جوش و خروش سے منایا گیا

مسجد مبارک میں جلسہ عام کا انعقاد، قیام پاکستان کی اہمیت پر تقاریر

پاکستان کی ترقی و استحکام اور آزادیٔ کشمیر کے لئے مساجد میں دعائیں، ورزشی کھیلیں، اہم عمارتوں پر چراغاں

(ربوہ) ۔ مورخہ ۱۴؍اگست کو ربوہ میں یوم آزادی پورے اہتمام اور جوش و خروش کے ساتھ منایا گیا۔ اس روز صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے جملہ دفاتر میں عام تعطیل رہی اور اہل ربوہ نے یومِ آزادی کی جملہ تقریبات میں بہت ذوق و شوق کے ساتھ بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ تقریبات کا آغاز ربوہ کی مساجد میں نماز فجر کے بعد پاکستان کے استحکام اور اس کی روز افزوں ترقی نیز کشمیر کی آزادی کے لئے اجتماعی دعاؤں سے ہوا۔ مسجد مبارک میں اجتماعی دعا مکرم مولانا قمر الدین صاحب فاضل نے کرائی۔ سورج طلوع ہونے پر عمارتوں پر پاکستانی پرچم لہرایا گیا۔

لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام مسجد مبارک میں ایک جلسۂ عام منعقد ہوا جو صبح سات بجے سے نو بجے تک جاری رہا۔ اس جلسہ میں صدارت کے فرائض محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے ادا فرمائے۔ جلسہ کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا جو مکرم حافظ قاری محمد عاشق صاحب نے کی۔ بعدہٗ مکرم سعید اللہ خان صاحب نے مکرم ثاقب زیروی صاحب کی نظم "نادرِ مجاہد" کے بعض اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ بعد ازاں مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نے "قیام پاکستان کے منظر" پر، مکرم عبدالسلام صاحب اختر ایم اے پرنسپل تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ نے "استحکامِ پاکستان اور ہماری ذمہ داریاں" کے موضوع پر اور مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ نے "قیام و استحکام پاکستان اور جماعت احمدیہ" کے موضوع پر نہایت اہم تقاریر کیں۔ انہوں نے دنیا میں غلبہ اسلام کے نقطۂ نگاہ سے قیام پاکستان کی اہمیت اور پھر پاکستان کے استحکام اور اس کی ترقی کے ضمن میں اہل پاکستان کی نہایت اہم ذمہ داریوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ نیز پاکستان کے قیام و استحکام کے سلسلہ میں اور بیرونی ممالک میں دنیا کی اس سب سے بڑی نئی اسلامی مملکت کو متعارف کرانے اور اس کی اہمیت کو لوگوں کے ذہن نشین کرانے کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ نے جو گرانقدر خدمات سرانجام دی ہیں ان کا بھی تفصیل سے ذکر کیا۔ آخر میں صاحب صدر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ پاکستان اللہ تعالیٰ کی تقدیر خاص کے نتیجہ میں معرضِ وجود میں آیا ہے۔ اس کا قیام اس عظیم الشان آسمانی تقدیر ہی کا ایک حصہ ہے جو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی غرض سے اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں نافذ فرمائی ہے اس لئے جماعت احمدیہ کی نگاہ میں جو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی علمبردار ہے اسلام کے نام پر قائم ہونے والی اس سب سے بڑی مملکت کی جو قدر و منزلت ہے وہ کسی اور کی نگاہ میں نہیں ہو سکتی۔ آخر میں آپ نے جماعت احمدیہ پاکستان کے احباب کو اس کی ترقی و استحکام کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانیاں کرنے اور اس غرض کے پیش نظر اللہ تعالیٰ کے حضور خصوصیت سے دعائیں کرنے کی طرف توجہ دلائی اور علی الخصوص قومی اتحاد و اتفاق کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ پوری قوم کو فروعی اختلافات بھلا کر قومی اور ملکی سطح پر اتحاد و اتفاق کا اعلیٰ نمونہ پیش کرنا چاہیئے کہ پاکستان کے بدخواہوں اور دشمن مایوس ہو جائیں اور پاکستان ہر قسم کے خطرات سے محفوظ ہو کر دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرتا چلا جائے۔ حتیٰ کہ اسلام کے ساری دنیا میں غالب آنے سے ساری دنیا ہی پاکستان بن جائے۔ آپ نے کشمیر کی آزادی اور حریت پسندوں کی کامیابی کے لئے بھی دعا کی تحریک کی۔ اس اہم اور پُر اثر خطاب کے بعد آپ نے پاکستان کے استحکام و ترقی اور کشمیر کی آزادی کے لئے اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔ دوران جلسہ مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب کارکن نظارت امور عامہ نے "نوائے وقت" میں سے اکرم رہبر صاحب کی نظم "مجاہدین سر بکف" اور مکرم ثاقب زیروی صاحب کی نظم "آزادیٔ وطن" خوش الحانی سے پڑھ کر سنائیں۔

شام کو مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی طرف سے دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے گراؤنڈ میں وسیع پیمانے پر ورزشی کھیلوں کا انتظام کیا گیا۔ چنانچہ کبڈی، والی بال اور رسہ کشی وغیرہ کے شاندار میچ ہوئے، اہل ربوہ نے بہت کثیر تعداد میں حاضر ہو کر بڑی دلچسپی کے ساتھ یہ مقابلہ جات دیکھے۔ مقابلہ جات کے اختتام پر اوّل اور دوم رہنے والی ٹیموں اور امتیاز حاصل کرنے والے کھلاڑیوں میں محترم جناب حافظ عبدالسلام صاحب وکیل المال تحریک جدید نے انعامات تقسیم فرمائے اور آخر میں پاکستان کی ترقی و استحکام اور کشمیر کی آزادی کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ اس موقع پر اطفال کے بھی ورزشی مقابلے ہوئے اور ان میں بھی انعامات اور شیرینی تقسیم کی گئی۔

رات کو مسجد مبارک، صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے دفاتر، ٹاؤن کمیٹی، دفتر مجلس خدام الاحمدیہ اور تمام دیگر اہم عمارتوں نیز گولبازار اور غلہ منڈی کی دکانوں پر بجلی کے رنگ برنگ قمقموں سے چراغاں ہوا جس کی وجہ سے بازاروں میں اور سڑکوں پر رات کو کافی دیر تک بہت چہل پہل اور رونق رہی۔

سری نگر میں حکومت کے دفاتر کو آگ لگا دی گئی

گلی کوچوں میں خونریز جنگ۔ بھارتی فوج اسلحہ اور لاشیں چھوڑ کر بھاگ کھڑی ہوئی

مظفر آباد ۔ ۱۶؍اگست۔ چار گھنٹہ کی شدید جنگ کے بعد مجاہدین آزادی نے کل سری نگر میں حکومت کے دفاتر کو آگ لگا دی۔ دست بدست لڑائی میں ۱۵۰ بھارتی فوجی مارے گئے اور کئی سو زخمی ہوئے۔ مجاہدین نے ان دفاتر کی آگ بجھانے کی کوششوں کو بھی ناکام بنا دیا اور فائر بریگیڈ کے عملہ پر زبردست فائرنگ کی۔ بعد میں فائر بریگیڈ کے انجن بھارتی فوج کے بکتر بند دستوں کی نگرانی میں آگے بڑھے لیکن اس وقت تک سیکرٹریٹ اور اس کے نواح میں تین سو مکان جل کر خاک ہو گئے۔

مظفر آباد پہنچنے والی خبروں کے مطابق شہر کے گلی کوچوں میں لڑائی ہو رہی ہے اور بہت سے حملوں سے بھارتی فوجی زبردست جانی نقصان کے بعد اسلحہ پھینک کر فرار ہو گئے مجاہدین نے سری نگر کو وادی سے ملانے والی تمام سڑکوں کے پل اڑا دیئے ہیں اور شہر ریاست کے تمام علاقوں سے کٹ گیا ہے۔

بی بی سی نے کل صبح کی نشریات میں بتایا کہ کل رات کے آخری حصہ میں سری نگر کے مغرب میں ایک اور جھڑپ ہوئی ہے اور اس میں فریقین کو سخت جانی نقصان برداشت کرنا پڑا ہے۔

جموں ریڈیو نے کل اعتراف کیا کہ تمام محاذوں پر مجاہدین اور بھارتی فوجوں میں سخت لڑائی ہو رہی ہے اور مجاہدین کے حملے اچانک اور مؤثر ہوئے ہیں اس نے اس بات کا بھی اعتراف کیا کہ مجاہدین نے بہت سے پل اڑا دیئے ہیں۔

ضروری اعلان

مورخہ ۱۴؍اگست روز ہفتہ سے ٹاؤن کمیٹی ربوہ کی طرف سے ہفتہ صفائی شروع ہو چکا ہے اہالیان ربوہ سے درخواست ہے کہ وہ اس سلسلہ میں پورا پورا تعاون کریں اپنے ماحول کو ہر قسم کی گندگی سے صاف کریں اور ٹاؤن کمیٹی کے عملہ کی امداد کریں۔ نیز ۱۶؍اگست بروز سوموار سے ٹاؤن کمیٹی ربوہ کے نئے دفتر بالمقابل دفتر وقف جدید میں صبح ۹ بجے سے ایک بجے تک ہیضے کے ٹیکے لگائے جائیں گے تمام اہالیان ربوہ مرد، بچے عورتیں۔ سب آ کر ٹیکے لگوا لیں۔ (چیئرمین ٹاؤن کمیٹی۔ ربوہ)

خریداران "انصار اللہ" کے لئے

ضروری اطلاع

بعض ناگزیر مجبوریوں کی وجہ سے ماہنامہ "انصار اللہ" کا اگست ۱۹۶۵ء کا شمارہ ۱۵؍اگست کو پوسٹ نہیں ہو سکا ہے امید ہے کہ ۲۱؍اگست تک رسالہ جملہ خریداران کی خدمت میں ارسال کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔

(مینیجر ماہنامہ "انصار اللہ")

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴